OPEN ACCESS
MA'ARIF-E-ISLAMI (AIOU)
ISSN (Print): 1992-8556
mei.aiou.edu.pk
iri.aiou.edu.pk

سنن الترمذی کی روایات کی تضعیف میں شیخ البانیؒ کی آراء کا تجزیاتی مطالعہ

(An Analitical Study of Opinions of *Shaikh Albani* about Invalidity of *Hadiths of Sonan-e-Tirimiz*)

*ڈاکٹر محمد شاہد
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ حدیث وعلوم حدیث، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

Abstract

Shaikh Nasir ud Din Albani is great mohaddith of last century. He wrote more than 300 books. He established few principles for acceptance or rejection of *hadith*. *Shaikh Nasir ud Din Albani* considered 8 *hadiths* of "*Sonan e Tirmizi*" as "*Sahih*" in his book "*Sahih w Daeef Sonane-e-Tirmizi*" while "daeef" in his other books. According to Shaikh Albani a daeef hadith is acceptable (*Sahih or Hasan*) if found with another transmission (*Motabe or Shahid*) in *Sahih Bukhari* or any other book of Hadith. We found other transmission of these 8 *hadiths* as "*Motabe*" or "*Shahid*" in *Sahih Bukhari*. *Imam Tirmizi* also considered these 8 *hadiths* as "*sahih*" or "*hasan*" in his *Sonan e Tirmizi*. After that it is concluded that these 8 *hadiths* should be considered as "*Sahih*" or "*Hasan*".

With this method we can review the books of *Shaikh Albani* and solve the contradiction of his opinions and we can also solve the contradiction of his opinion with other *Mohadithin* to find authentic status of *Hadith*.

Key Words: *Nasir ud Din Albani, Sahih, Hasan, Motabe, Shahid.*

جماعت محدثین میں امام ترمذیؒ (م ۲۷۹ھ) کی حیثیت چند امور کے لحاظ سے زیادہ نمایاں ہے۔ان میں ایک تو یہ کہ انہوں نے پہلی مرتبہ اپنی کتاب کی روایات پر صحت وضعف کا حکم لگایا ہے۔اس کے لیے وہ اصح شئی فی هذا الباب، هذا حديث حسن صحيح، هذا حديث صحيح، هو احسن حديث، هذا حديث حسن، هذا حديث جيد، هذا حديث ضعيف، هذا حديث غريب، هذا حديث حسن غريب، هذا حديث مرسل، هذا حديث فيه اضطراب، هذا حديث مضطرب، هذا حديث غير صحيح اور هذا حديث غير محفوظ وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

اسی طرح امام ترمذیؒ (م ۲۷۹ھ) نے اپنی کتاب میں ان احادیث کا التزام کیا ہے جو امت میں معمول بہا تھیں ۔اپنے اس منہج کے بارے میں وہ فرماتے ہیں "جميع مَا فِي هَذَا الْكتاب من الحدِيث فَهُوَ مَعْمُول بِهِ وَقد أخذ بِهِ بعض أهل الْعلم مَا خلا حديثين حَدِيث بن عَبَّاس أَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم جمع بَين الظّهْر وَالْعصر بِالمدِينَة وَالمغْرب وَالْعشَاء من غير خوف وَلَا سفر وَلَا مطر وَحَدِيث النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم أَنه قَالَ إِذا

شرب الخمر فاجلدوہ فَإِن عَادَ فِي الرَّابِعَة فَاقْتُلُوهُ" کہ میری اس کتاب میں صرف دو کے علاوہ تمام احادیث معمول بہ ہیں جن سے اہل علم میں سے کسی نہ کسی نے استدلال کیا ہے۔ پہلی حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مدینہ میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو بغیر خوف وبغیر سفر اور بغیر بارش کے جمع فرمایا۔ دوسری حدیث یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا شارب خمر کو کوڑے مارو اور اگر چوتھی مرتبہ بھی ایسا کرے تو اسے قتل کر دو[1]۔

امام ترمذیؒ (م ۲۷۹ھ) احادیث کی صحت وضعف کو بیان کرتے ہوئے یہ بھی ذکر کرتے ہیں کہ ان پر تعامل امت ہے یا نہیں۔ قبولیت وعدم قبولیت حدیث میں تعامل کو مدار بناتے ہیں۔ ایک ضعیف روایت پر اگر تعامل ثابت ہو تو اس کو ایسی صحیح روایت پر ترجیح دیتے ہیں جس پر تعامل نہ ہو۔ جیسے سنن الترمذی میں حضرت ابن عباس کی ایک روایت ہے کہ جس شخص نے بغیر عذر کے جمع بین الصلوٰتین کیا اس نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا[2]۔ اس روایت کو سنن الترمذی کی اس روایت پر ترجیح دیتے ہیں جس میں حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مدینہ میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو بغیر خوف اور بغیر بارش کے جمع فرمایا[3]۔ امام ترمذی روایت ذکر کرنے کے بعد اس پر تعامل کا تذکرہ کرتے ہیں۔

سنن الترمذی کا مقام ومرتبہ

شیخ الاسلام عبداللہ بن محمد انصاری فرماتے ہیں کہ سنن ترمذی میرے نزدیک بخاری اور مسلم سے زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ بخاری ومسلم سے صرف وہی شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے جس کو معرفت تامہ حاصل ہو۔ اس کتاب کی شرح وبیان اس طرح ہے کہ اس کے فائدے کو ہر شخص پہنچ سکتا ہے خواہ وہ فقیہ اور محدث ہو یا نہ ہو[4]۔

تاریخ اسلام للذھبی میں ہے کہ امام ترمذیؒ (م ۲۷۹ھ) فرماتے ہیں کہ میں یہ کتاب (السنن) تصنیف کی اور میں نے اس کو علماء حجاز پر پیش کیا انہوں نے اس کو پسند کیا اور میں نے اس کو علماء عراق پر پیش کیا انہوں نے اس کو پسند کیا اور میں نے اس کو علماء خراسان پر پیش کیا انہوں نے اس کو پسند کیا اور فرمایا کہ جس شخص کے گھر میں یہ کتاب ہو گویا اس کے گھر میں نبی باتیں کر رہا ہے[5]۔

امام ترمذیؒ کی اہم اصطلاحات کے مفاہیم

"حسن"

امام ترمذیؒ (م ۲۷۹ھ) فرماتے ہیں ہم نے اس کتاب میں جہاں بھی حَدِیث حسن کہا ہے تو ہم نے اپنے نزدیک اس کی سند کی عمدگی کا ارادہ کیا ہے۔ ہر وہ حدیث جو روایت کی جاتی ہو جس کی سند میں ایسا راوی نہ ہو جس پر جھوٹ کا الزام لگایا گیا ہو اور نہ وہ حدیث شاذ ہو اور ایک سے زیادہ سندوں سے وہ حدیث اسی طرح روایت کی جاتی ہو تو وہ حدیث ہمارے نزدیک حسن ہے[6]

"غریب"

امام ترمذیؒ (م ۲۷۹ھ) اپنی کتاب "العلل الصغیر" میں اپنی اصطلاح غریب کے تین معنی بتلاتے ہیں:

۱۔ رُبَّ حَدِيثٍ يَكُونُ غَرِيبًا لَا يُرْوَى إِلَّا مِنْ وَجْهٍ وَاحِدٍ کوئی حدیث اس وجہ سے غریب ہوتی ہے کہ وہ ایک سند سے مروی ہوتی ہے[۷]۔

۲۔ وَرُبَّ حَدِيثٍ إِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ لِزِيَادَةٍ تَكُونُ فِي الحَدِيثِ وَإِنَّمَا يَصِحُّ إِذَا كَانَتِ الزِّيَادَةُ مِمَّنْ يُعْتَمَدُ عَلَى حِفْظِهِ اور کوئی حدیث صرف اس زیادتی کی وجہ سے اجنبی سمجھی جاتی ہے جو زیادتی اس حدیث میں ہوتی ہے اور وہ حدیث اس صورت میں صحیح ہوگی جبکہ وہ زیادتی ایسے راوی نے کی ہو جس کی یادداشت پر بھروسہ کیا جاتا ہے[۸]

۳۔ وَإِنَّمَا يستغرب لحال الإِسْنَاد (کوئی حدیث بہت سی سندوں سے روایت کی جاتی ہے) اور وہ کسی سند کی خاص حالت کی وجہ سے اوپری سمجھی جاتی ہے[۹]۔

شیخ ناصر الدین البانیؒ (م ۱۴۲۰ھ) ایک ایسے محقق ہیں جنہوں نے صحت وضعف حدیث کا التزام کیا ہے۔ آپ نے کئی کتب حدیث کی صحیح وضعیف روایات کو الگ الگ کر کے صحیح اور ضعیف کے عنوان سے جمع فرمایا ہے۔ جن میں سنن الترمذی بھی شامل ہے۔ ذیل میں صحیح سنن الترمذی اور ضعیف سنن الترمذی کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے:

صحیح سنن الترمذي کا مختصر تعارف

۱۔ یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے۔

۲۔ شیخ البانیؒ (م ۱۴۲۰ھ) نے اس کتاب میں انتہائی اختصار اختیار کیا ہے۔ ترمذی کی روایات کی سند کو بھی ذکر نہیں کیا۔

۳۔ صرف صحت کا حکم لگایا ہے۔ صحت کی وجہ ذکر نہیں کی۔

۴۔ شیخ البانیؒ (م ۱۴۲۰ھ) حدیث کا کوئی حصہ ضعیف ہو تو اس کی وضاحت بھی کرتے ہیں۔

مثال درج ذیل ہے:

۲۵۲۳ - (صحيح)

عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنذرهم يوم الحسرة قال يؤتى بالموت كأنه كبش أملح حتى يوقف على السور بين الجنة والنار فيقال يا أهل الجنة فيشرئبون ويقال يا أهل النار فيشرئبون فيقال هل تعرفون هذا فيقولون نعم هذا الموت فيضجع فيذبح فلولا أن الله قضى لأهل الجنة الحياة فيها والبقاء لماتوا فرحا ولولا أن الله قضى لأهل النار الحياة فيها والبقاء لماتوا ترحا. (صحيح دون قوله: فلولا أن الله قضى...: أخرجه البخاري ومسلم انظر الحديث ٢٦٩٦)[۱۰]

ضعیف سنن الترمذي کا مختصر تعارف

۱۔ یہ کتاب ایک جلد پر مشتمل ہے اور اس کے ۵۷۵ صفحات ہیں۔

۲۔ شیخ البانیؒ (م ۱۴۲۰ھ) نے اپنی اس کتاب میں سنن الترمذی کی ۸۳۲ ضعیف روایات ذکر کی ہیں۔

۳۔ شیخ البانیؒ (م ۱۴۲۰ھ) نے اس کتاب کے مقدمہ میں چند اہم فوائد ذکر کیے ہیں۔

۴۔ شیخ البانیؒ (م۱۴۲۰ھ) نے اس کتاب میں ترمذی کی ہر روایت کو بعینہٖ اس کے اصل الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔البتہ جو بحث شیخ البانیؒ (م۱۴۲۰ھ) نے کی ہے اس کو قوسین کے درمیان ذکر کرتے ہیں۔

۵۔ سنن الترمذی کے ابواب کے نمبر ذکر کرتے ہیں۔

۶۔ اس کتاب میں سنن الترمذی کے اصل حدیث نمبر اور ضعیف سنن الترمذی دونوں کے نمبر درج ہیں۔

۷۔ اس کتاب میں تمام روایات کی سند کو بھی ذکر کیا گیا ہے۔

۸۔ امام ترمذیؒ کی کسی بھی روایت پر مکمل بحث کو ذکر کیا گیا ہے۔

مثال درج ذیل ہے:

٨-باب ما جاء في النهي عن البول قائما

2 - 12 / 1 وحديث عمر إنما روي من حديث عبد الكريم ابن أبي المخارق، عن نافع، عن ابن عمر، عن عمر قال: رآني النبي صلى الله عليه وسلم وأنا أبول قائما، فقال: "يا عمر، لا تبل قائما". فما بلت قائما بعد.

سنن الترمذی کی روایت کا متن ذکر کرنے کے بعد شیخ البانی اس روایت کا حکم درج کرتے ہیں اور تخریج بھی فرماتے ہیں۔اس کے بعد امام ترمذیؒ کا اس حدیث کے متعلق قول ذکر کرتے ہیں۔

(ضعيف - ابن ماجه 308.631 (63)، ومشكاة المصابيح 363، وسلسلة الاحاديث الضعيفة ٩٣٤، ضعيف الجامع الصغير 6403 (3)).

قال أبو عيسى: وإنما رفع هذا الحديث عبد الكريم ابن أبي المخارق، وهو ضعيف عند أهل الحديث: ضعفه أيوب السختياني وتكلم فيه. وروى عبيد الله عن نافع، عن ابن عمر قال: قال عمر رضي الله عنه: ما بلت قائما منذ أسلمت. وهذا أصح من حديث عبد الكريم. وحديث بريدة في هذا غير محفوظ. ومعنى النهي عن البول قائما: على التأديب، لا على التحريم. وقد روي عن عبد الله بن مسعود قال: إن من الجفاء أن تبول وأنت قائم.[11]

شیخ البانی نے ضعیف سنن الترمذی کے شروع میں ایک مقدمہ بھی تحریر کیا ہے جس میں انہوں نے ضعیف سنن الترمذی میں اپنے اختیار کردہ منہج کو ذکر کیا ہے جس کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

۱۔ شیخ البانیؒ (م۱۴۲۰ھ) نے مقدمہ میں نقد احادیث کے مراتب کا ذکر کیا ہے کہ پہلا مرتبہ **صحیح الاسناد یا حسن الاسناد** کا ہے اور دوسرا **ضعیف الاسناد** کا ہے اور تیسرا **صحیح لغیرہ یا حسن لغیرہ** کا ہے۔

۲۔ شواہد اور متابعات کے لیے **" بما قبله "** اور **" انظر ما قبله "**. کے الفاظ استعمال فرماتے ہیں[12]۔

۳۔ شیخ البانی فرماتے ہیں کہ امام ترمذیؒ نے کچھ احادیث کی اسناد ذکر کر کے ماقبل والے متن کی طرف "..." کے رموز سے ساتھ اشارہ کیا ہے۔ان مقامات کو میں نے ماقبل پر اکتفا کرتے ہوئے بیاض چھوڑ دیا ہے[13]۔

۴۔ علامہ ناصر الدین الالبانی فرماتے ہیں کہ چونکہ امام ترمذیؒ نے تصحیح حدیث میں تساہل برتا ہے جس کا میں نے کئی مقامات پر اشارہ کیا ہے۔ اس لئے میں نے امام ترمذیؒ کی کسی بات میں تقلید نہیں کی بلکہ ان پر حکم بحث و نقد کے مطابق لگاؤں گا۔ چنانچہ فرماتے ہیں {لو لا تساهل عنده في التصحيح عرف به عند النقاد من علماء الحديث قد نبهت عليه في كثير من كتبي، ولذلك فإني لا أقلده في شئ من ذلك، وإنما أحكم بما أداني إليه بحثي ونقدي}[۱۴]

۵۔ اسی طرح علامہ ناصر الدین الالبانی فرماتے ہیں کہ بہت سی ایسی احادیث ہیں کہ جن کو امام ترمذیؒ نے مرسل اور مضطرب ہونے کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے لیکن میں نے ان کا احادیث الصحیحۃ یا الحسنۃ کے درجے میں شمار کیا ہے چنانچہ شیخ البانیؒ (م ۱۴۲۰ھ) رقمطراز ہیں {ولذلك استطعت - بفضل الله وحده - أن أنقد كثيرا من أحاديث الكتاب التي ضعفها المؤلف أو أعلها بإرسال أو اضطراب أو غيره، ورفعتها إلى مصاف الاحاديث الصحيحة أو الحسنة، مثل الاحاديث المرقمة ب (١٤ و ١٧ و ٥٥ و ٨٦ و ١١٣ و ١١٨ و ١٢٦ و ١٣٥ و ١٣٩) ، وهي كلها في "كتاب الطهارة" فقط من "سنن الترمذي"}[۱۵]

۶۔ شیخ البانیؒ (م ۱۴۲۰ھ) فرماتے ہیں کچھ احادیث ایسی ہیں جن کو امام ترمذیؒ نے ضعیف قرار دیا ہے لیکن میں نے ان کو نقد علمی اور متابعات و شواہد کی تتبع کے بعد ان کو صحیح قرار دیا ہے چنانچہ شیخ البانیؒ (م ۱۴۲۰ھ) رقمطراز ہیں:
{وأما الاحاديث التي حسنها هو ورفعتها إلى الصحة بالنقد العلمي، المتابعات والشواهد}[۱۶]

۷۔ اسی طرح شیخ البانیؒ (م ۱۴۲۰ھ) فرماتے ہیں ان صحیح احادیث کے مقابلے میں دوسری ایسی روایات ہیں جن کو امام ترمذیؒ نے قوی قرار دیا ہے وہ ضعیف الاسناد ہیں بلکہ بعض تو موضوع ہیں جن میں سے چند روایات کے شیخ البانیؒ (م ۱۴۲۰ھ) نے حدیث نمبر بھی درج کئے ہیں چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں۔ {لكن مقابل هذه الاحاديث أحاديث أخرى قواها المؤلف رحمه الله، وهي في نقدي ضعيفة الاسانيد لا جابر لها، بل بعضها موضوع، ولا بأس من الاشارة إليها بأرقامها مما جاء في كتاب " الطهارة " و " الصلاة" فقط: 123 و 145-------(الخ)}[۱۷]

۸۔ علامہ ناصر الدین الالبانی ضعیف سنن الترمذی کے مقدمہ میں بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سنن الترمذی کو الصحیح کہنا بعض متاخرین کی خطاء ہے کیونکہ امام ترمذیؒ نے اس کتاب میں صحت کا التزام نہیں کیا چنانچہ اس بات کا کئی وجوہ سے رد کرنے کے بعد فرماتے ہیں {فمن الخطأ أيضا إطلاق بعض المتأخرين على الكتب الستة: "الصحاح الستة"، أي الصحيحين والسنن الاربعة، لان أصحاب السنن لم يلتزموا الصحة، ومنهم الترمذي}[۱۸]

صحیح سنن الترمذی اور ضعیف سنن الترمذی کے اس تعارف کے بعد ہم ذیل میں متابعات اور شواہد کے بارے میں شیخ البانی کے اصول ذکر کرتے ہیں جو انہوں نے اپنی کتاب "غاية المرام" میں ذکر کیے ہیں۔

شیخ البانیؒ (م ۱۴۲۰ھ) کے ہاں ایک اصول ہے کہ ''اگر ضعیف روایت کو دوسرے طرق مل جائیں تو وہ روایت قوی ہو جاتی ہے''۔ یہ اصول ہمیں ان کی کتاب ''غاية المرام'' سے ملا ہے۔ شیخؒ ایک روایت أن النبی (ص) سبق بین الخیل وأعطی السابق پر صحت کا حکم لگاتے ہوئے فرماتے ہیں رواه أحمد واسناده عنده ضعيف لكن له طرق أخرى يتقوى بها[19]۔ شیخ کے ہاں ایک اصول یہ بھی ہے کہ ''شواہد اگر بخاری سے مل جائیں تو ان کی بناء پر ضعیف روایت صحیح ہو جاتی ہے''۔ جیسا کہ غاية المرام میں شیخؒ سنن ابی داود کی ایک ضعیف روایت كان (ص) يقول: اللهم إني أعوذبك من الهم والحزن کو اس وجہ سے صحیح قرار دیتے ہیں کیونکہ اس کا شاہد بخاری میں موجود ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں وهو عند أبي داؤد من حديث أبي سعيد الخدري بإسناد ضعيف لكن أخرجه البخاري وغيره من حديث أنس بن مالك قال: كان النبي (ص) يقول: فذكره وزاد والكسل والجبن والبخل وضلع الدين وغلبة الرجال فكان عزوه الى البخاري هو الواجب (صحيح)[20]۔

ذیل میں ان روایات کا جائزہ لیا جائے گا جن کو شیخؒ نے اپنی ایک کتاب میں صحیح یا حسن قرار دیا ہے لیکن اپنی ہی کسی دوسری کتاب میں ضعیف قرار دیا ہے۔ صحت و ضعف میں سے شیخؒ کا کون سا فیصلہ راجح ہے، اس کے لیے اس روایت کے متابعات یا شواہد کو بخاری سے تلاش کیا گیا ہے۔

اس مقالہ میں اسلوب یہ ہوگا کہ پہلے سنن الترمذی کی روایت ذکر کی جائے گی۔ اس کے بعد شیخؒ کے ضعف اور پھر صحت کے حکم کو ذکر کیا جائے گا۔ اس کے بعد اسی روایت کے متابعات یا شواہد کو الجامع الصحیح للبخاری سے ذکر کرکے راجح روایت کو واضح کیا جائے گا۔

حدیث نمبر ۱

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِينَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ ائْتُونِي بِصَاحِبَيْكُمُ اللَّذَيْنِ أَلَّبَاكُمْ عَلَيَّ قَالَ فَجِيءَ بِهِمَا فَكَأَنَّهُمَا جَمَلَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا حِمَارَانِ قَالَ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُومَةَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ فَيَجْعَلَ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمْ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيدَهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمْ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيهَا رَكْعَتَيْنِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى ثَبِيرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيضِ قَالَ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اسْكُنْ ثَبِيرُ فَإِنَّمَا

عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِدُوا لِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَنِّي شَهِيدٌ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ [۲۱]۔ یہ روایت امام ترمذیؒ (م ۲۷۹ھ) کے نزدیک حسن ہے۔

سنن الترمذی کی اس روایت کو شیخ البانیؒ (م ۱۴۲۰ھ) نے اپنی کتاب "مشکاۃ المصابیح" میں ضعیف قرار دیا ہے [۲۲]۔ جبکہ اسی روایت کو اپنی کتاب "صحیح وضعیف سنن الترمذی" میں حسن قرار دیا ہے [۲۳]۔

مقالہ نگار کی رائے کے مطابق سنن الترمذی کی اس روایت کی شاہد بخاری میں موجود ہے جس کے الفاظ یہ ہیں وَقَالَ عَبْدَانُ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ حُوصِرَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ، وَلاَ أَنْشُدُ إِلَّا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ حَفَرَ رُومَةَ فَلَهُ الجَنَّةُ»؟ فَحَفَرْتُهَا، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ العُسْرَةِ فَلَهُ الجَنَّةُ»؟ فَجَهَّزْتُهُمْ، قَالَ: فَصَدَّقُوهُ بِمَا قَالَ وَقَالَ عُمَرُ فِي وَقْفِهِ: «لاَ جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَقَدْ يَلِيهِ الوَاقِفُ وَغَيْرُهُ فَهُوَ وَاسِعٌ لِكُلٍّ» [۲۴]۔

مقالہ نگار کی رائے کے مطابق سنن الترمذی کی مذکورہ روایت ضعیف نہیں ہے۔

حدیث نمبر2

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَالمُؤَمَّلُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبْغَضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ [۲۵]۔ یہ روایت امام ترمذیؒ (م ۲۷۹ھ) کے نزدیک حسن صحیح ہے۔ سنن الترمذی کی اس روایت کو شیخ البانیؒ (م ۱۴۲۰ھ) نے کتاب "مشکاۃ المصابیح" میں ضعیف قرار دیا ہے [۲۶] جبکہ اسی روایت کو "صحیح وضعیف سنن الترمذی" میں صحیح قرار دیا ہے [۲۷] "الایمان لابن تیمیہ" میں اس کو صحیح قرار دیا ہے [۲۸] اور "الجامع الصغیر وزیادتہ" میں بھی اس کو صحیح قرار دیا ہے [۲۹]۔

مقالہ نگار کی رائے کے مطابق سنن الترمذی کی اس روایت کی شاہد بخاری میں موجود ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «آيَةُ الإِيمَانِ حُبُّ الأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الأَنْصَارِ» [۳۰]۔

مقالہ نگار کی رائے کے مطابق سنن الترمذی کی مذکورہ روایت ضعیف نہیں ہے۔

حدیث نمبر3

حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ يَقُولُ كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنْ النَّارِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَإِنْ جَهِلَ عَلَى أَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ وَفِي الْبَاب عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَسَلَامَةَ بْنِ قَيْصَرٍ وَبَشِيرِ ابْنِ الْخَصَاصِيَةِ وَاسْمُ بَشِيرٍ زَحْمُ بْنُ مَعْبَدٍ وَالْخَصَاصِيَةُ هِيَ أُمُّهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ [۳۱]۔ یہ روایت امام ترمذیؒ کے نزدیک حسن غریب ہے۔

سنن الترمذی کی اس روایت کو شیخ البانیؒ (م ۱۴۲۰ھ) نے " صحیح وضعیف جامع الصغیر "میں ضعیف قرار دیا ہے [۳۲]۔ جبکہ اسی روایت کو " صحیح وضعیف سنن الترمذی "میں صحیح قرار دیا ہے [۳۳]۔

مقالہ نگار کی رائے کے مطابق سنن الترمذی کی مذکورہ روایت کے متابع وشاہد کے طور پر صحیح بخاری کی درج ذیل دو روایات کو پیش کیا جاسکتا ہے۔ پہلی روایت یہ ہے حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلَهُ وَشُرْبَهُ مِنْ أَجْلِي، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ، وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ المِسْكِ " [۳۴]۔ دوسری روایت یوں ہے حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَ يَجْهَلْ، وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ " [۳۵]۔

مقالہ نگار کی رائے کے مطابق سنن الترمذی کی مذکورہ روایت ضعیف نہیں ہے۔

حدیث نمبر 4

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ أَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قُلْتُ هُمْ أَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ قَالَ أَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زِلْتُ أُنَاقِصُهُ حَتَّى قَالَ أَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَعْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ أَنْ يُوصِيَ الرَّجُلُ بِأَكْثَرَ مِنْ الثُّلُثِ وَيَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ الثُّلُثِ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ فِي الْوَصِيَّةِ الْخُمُسَ دُونَ الرُّبُعِ وَالرُّبُعَ دُونَ الثُّلُثِ وَمَنْ أَوْصَى بِالثُّلُثِ فَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا وَلَا يَجُوزُ لَهُ إِلَّا الثُّلُثُ [۳۶]۔ یہ روایت امام ترمذیؒ کے نزدیک حسن صحیح ہے۔ سنن الترمذی کی اس روایت کو شیخ البانیؒ (م ۱۴۲۰ھ) نے " صحیح وضعیف الجامع الصغیر "میں ضعیف قرار دیا ہے [۳۷] جبکہ اسی روایت کو " صحیح وضعیف سنن الترمذی " میں صحیح قرار دیا ہے [۳۸]۔

مقالہ نگار کی رائے کے مطابق سنن الترمذی کی روایت کی شاہد بخاری میں موجود ہے۔ الفاظ یہ ہیں حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي، زَمَنَ حَجَّةِ الوَدَاعِ، فَقُلْتُ: بَلَغَ بِي مَا تَرَى، وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلاَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: «لاَ» قُلْتُ: بِالشَّطْرِ؟ قَالَ: «لاَ» قُلْتُ: الثُّلُثُ؟ قَالَ: «الثُّلُثُ كَثِيرٌ، أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَلَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ) [۳۹]۔

مقالہ نگار کی رائے کے مطابق سنن الترمذی کی مذکورہ روایت ضعیف نہیں ہے۔

حدیث نمبر 5

حَدَّثَنَا الحسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الخَلَّالُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الملِكِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنِّي كَتَمْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَاهِيَةَ تَفَرُّقِكُمْ عَنِّي ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أُحَدِّثَكُمُوهُ لِيَخْتَارَ امْرُؤٌ لِنَفْسِهِ مَا بَدَا لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ و قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ أَبُو صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ اسْمُهُ تُرْكَانُ [۴۰]۔یہ روایت امام ترمذیؒ (م۲۷۹ھ) کے نزدیک حسن صحیح ہے۔ سنن الترمذی کی اس روایت کو شیخ البانیؒ (م۱۴۲۰ھ) نے "مشکاۃ المصابیح" میں ضعیف قرار دیا ہے [۴۱] "صحیح وضعیف الجامع الصغیر" میں ضعیف قرار دیا ہے [۴۲] جبکہ اسی روایت کو "صحیح الترغیب والترھیب" میں حسن لغیرہ قرار دیا ہے [۴۳] نیز اسی روایت کو "صحیح وضعیف سنن الترمذی" میں حسن قرار دیا ہے [۴۴]۔

مقالہ نگار کی رائے کے مطابق سنن الترمذی کی اس روایت کی شاہد بخاری میں موجود ہے جس کے الفاظ یہ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحمنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: (رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا العَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوِ الغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا) [۴۵]۔

مقالہ نگار کی رائے کے مطابق سنن الترمذی کی مذکورہ روایت ضعیف نہیں ہے۔

حدیث نمبر 6

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ وَاجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِكَ وِتْرًا قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِي الْبَاب عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ المبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحمدَ وَإِسْحَقَ [۴۶]۔یہ روایت امام ترمذیؒ کے نزدیک حسن صحیح ہے۔ سنن الترمذی کی اس روایت کو شیخ البانیؒ (م۱۴۲۰ھ) نے "صحیح وضعیف الجامع الصغیر" میں ضعیف قرار دیا ہے [۴۷] جبکہ اسی روایت کو "ریاض الصالحین" کی روایات پر تحقیق کرتے ہوئے صحیح قرار دیا ہے [48] اسی روایت کو "صحیح وضعیف سنن الترمذی" میں صحیح قرار دیا ہے [۴۹]۔

مقالہ نگار کی رائے کے مطابق سنن الترمذی کی اس روایت کی متابع بخاری میں موجود ہے۔ الفاظ یوں ہیں حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ صَلاَةُ اللَّيْلِ؟ قَالَ: «مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ، فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ» [۵۰]۔

مقالہ نگار کی رائے کے مطابق سنن الترمذی کی مذکورہ روایت ضعیف نہیں ہے۔

حدیث نمبر 7

حَدَّثَنَا الحسَنُ بنُ الصَّبَاحِ البَزَّارُ حَدَّثنَا سُفيَانُ بنُ عُيَينَةَ عَن عُبَيدِ اللَّهِ بن أَبِي يَزِيدَ عَن أَبِيهِ أَنَّ أُمَّ أَيُّوبَ أَخبَرَتهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلىَّ اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيهِم فَتَكَلَّفُوا لَهُ طَعَامًا فِيهِ مِن بَعضِ هَذِهِ البُقُولِ فَكَرِهَ أَكلَهُ فَقَالَ لِأَصحَابِهِ كُلُوهُ فَإِنِّي لَستُ كَأَحَدِكُم إِنِّي أَخَافُ أَن أُوذِيَ صَاحِبِي قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأُمُّ أَيُّوبَ هِيَ امرَأَةُ أَبِي أَيُّوبَ الأَنصَارِيِّ [۵۱] ۔یہ روایت امام ترمذیؒ (م۲۷۹ھ) کے نزدیک حسن صحیح غریب ہے۔

سنن الترمذی کی اس روایت کو شیخ البانیؒ (م۱۴۲۰ھ) نے "سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السىء فى الأمة" میں ضعیف قرار دیا ہے [52] "صحیح وضعیف الجامع الصغیر" میں ضعیف قرار دیا ہے [۵۳] جبکہ اسی روایت کو" السلسلة الصحيحة" میں صحیح قرار دیا ہے [54] " صحیح وضعیف سنن الترمذی" میں حسن قرار دیا ہے [۵۵]۔

مقالہ نگار کی رائے کے مطابق سنن الترمذی کی اس روایت کی شاہد بخاری میں موجود ہے۔الفاظ یہ ہیں حَدَّثنَا سَعِيدُ بنُ عُفَيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابنُ وَهبٍ، عَن يُونُسَ، عَنِ ابنِ شِهَابٍ، زَعَمَ عَطَاءٌ، أَنَّ جَابِرَ بنَ عَبدِ اللَّهِ، زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلىَّ اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَن أَكَلَ ثُومًا أَو بَصَلًا، فَليَعتَزِلنَا - أَو قَالَ: فَليَعتَزِل مَسجِدَنَا - وَليَقعُد فِي بَيتِهِ "وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلىَّ اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِقِدرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِن بُقُولٍ، فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا، فَسَأَلَ فَأُخبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ البُقُولِ، فَقَالَ: «قَرِّبُوهَا». إِلَى بَعضِ أَصحَابِهِ كَانَ مَعَهُ، فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكلَهَا، قَالَ: «كُل فَإِنِّي أُنَاجِي مَن لاَ تُنَاجِي» وَقَالَ أَحمَدُ بنُ صَالِحٍ: عَنِ ابنِ وَهبٍ أُتِيَ بِبَدرٍ - وَقَالَ ابنُ وَهبٍ: يَعنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ - وَلَم يَذكُرِ اللَّيثُ، وَأَبُو صَفوَانَ، عَن يُونُسَ، قِصَّةَ القِدرِ فَلاَ أَدرِي هُوَ مِن قَولِ الزُّهرِيِّ أَو فِي الحَدِيثِ [۵۶]۔

مقالہ نگار کی رائے کے مطابق سنن الترمذی کی مذکورہ روایت ضعیف نہیں ہے۔

حدیث نمبر 8

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ الحسَنِ الكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مَحبُوبُ بنُ مُحرِزٍ القَوَارِيرِيُّ عَن دَاوُدَ بنِ يَزِيدَ الأَودِيِّ عَن أَبِيهِ عَن أَبِي هُرَيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلىَّ اللّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدٍ عِندَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَد كَافَينَاهُ مَا خَلَا أَبَا بَكرٍ فَإِنَّ لَهُ عِندَنَا يَدًا يُكَافِيهِ اللّهُ بِهَا يَومَ القِيَامَةِ وَمَا نَفَعَنِي مَالُ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكرٍ وَلَو كُنتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذتُ أَبَا بَكرٍ خَلِيلًا أَلَا وَإِنَّ صَاحِبَكُم خَلِيلُ اللهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِن هَذَا الوَجهِ [۵۷]۔یہ روایت امام ترمذیؒ کے نزدیک حسن غریب ہے۔

سنن الترمذی کی اس روایت کو شیخ البانیؒ (م۱۴۲۰ھ) نے "مشکاۃ المصابیح" میں ضعیف قرار دیا ہے [۵۸]۔جبکہ اسی روایت کو " صحیح وضعیف سنن الترمذی" میں صحیح قرار دیا ہے [۵۹]۔

مقالہ نگار کی رائے کے مطابق سنن الترمذی کی اس روایت کی شاہد بخاری میں موجود ہے۔الفاظ یہ ہیں حَدَّثنَا عَبدُ اللَّهِ بنُ مُحَمَّدٍ الجُعفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهبُ بنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعتُ يَعلَى بنَ حَكِيمٍ، عَن عِكرِمَةَ، عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّهِ صَلىَّ اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، عَاصِبٌ رَأسَهُ بِخِرقَةٍ، فَقَعَدَ عَلَى المِنبَرِ، فَحَمِدَ اللّهَ وَأَثنَى عَلَيهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّهُ لَيسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفسِهِ وَمَالِهِ

مِنْ أَبِي بكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا لاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ خُلَّةُ الإِسْلامِ أَفْضَلُ، سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هَذَا المسْجِدِ، غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ»[۶۰]۔

مقالہ نگار کی رائے کے مطابق سنن الترمذی کی مذکورہ روایت ضعیف نہیں ہے۔

اس بحث سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ وہ چند روایات جن کو شیخؒ نے اپنی کتاب "صحیح وضعیف سنن الترمذی" میں صحیح یا حسن قرار دیا ہے لیکن انہیں کو اپنی دوسری کتب میں ضعیف قرار دیا ہے، ان میں شیخ البانیؒ (م ۱۴۲۰ھ) کا صحیح یا حسن ہونے کا فیصلہ راجح ہے کیونکہ ان روایات کو امام ترمذیؒ نے بھی صحیح یا حسن قرار دیا ہے اور صحیح بخاری میں ان روایات کا متابع یا شاہد موجود ہے۔

صحت وضعف حدیث میں اختلافات سے بچنے کے لیے تجویز دی جاتی ہے کہ اہل علم اپنی تحریروں میں اگر کسی حدیث کی صحت یا ضعف کا ذکر کریں تو اس کے ساتھ درج ذیل امور کی وضاحت بھی فرمائیں کہ

۱۔ یہ حدیث اپنی تمام اسناد کے ساتھ ضعیف ہے۔
۲۔ یہ حدیث کچھ اسناد کے ساتھ ضعیف بھی ہے۔
۳۔ یہ حدیث صرف مذکورہ سند کے ساتھ ضعیف ہے۔
۴۔ یہ حدیث اپنی تمام اسناد کے اعتبار سے صحیح ہے۔
۵۔ اس حدیث کی حتمی حیثیت حسن، صحیح یا ضعیف کی ہے۔
۶۔ حدیث پر دور صحابہ وتابعین میں عمل ہوا ہے یا نہیں ہوا۔
۷۔ کسی فقیہ نے اس حدیث سے اس کے ضعف کے باوجود استدلال کیا ہے یا نہیں۔
۸۔ حدیث اپنی سند کے صحیح ہونے کے باوجود دور صحابہ وتابعین میں معمول بہ تھی یا نہیں تھی۔
۹۔ حدیث کی سند کے صحیح ہونے کے باوجود فقہاء نے اس سے استدلال کیا ہے یا نہیں۔
۱۰۔ اس حدیث کے شواہد ہیں یا نہیں ہیں۔

حدیث کی صحت وضعف کے معاملہ میں مندرجہ بالا اسلوب اختیار کر کے علوم اسلامیہ کے محققین، طلباء اور عوام الناس کے لیے نہ صرف آسانیاں پیدا کی جاسکتی ہیں بلکہ ان کو بہت سارے اختلافات سے بھی بچایا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات وحواشی

١ ۔ الترمذی، محمد بن عیسی (المتوفی۲۷۹ھ)، العلل الصغیر، دار إحیاء التراث العربی (ص:۷۳۶)

۲۔ الترمذی، محمد بن عیسی (المتوفی۲۷۹ھ)، السنن ، ایچ ایم سعید کمپنی،ادب منز ل پاکستان چوک کراچی،۴۸/۱

۳ ۔ سنن الترمذی ، ۳٦/۱،ح۱۷۲۔

٤ ۔ الإسعردي، عُبید بن محمد (المتوفى: ۶۹۲ ھ)، فضائل الکتاب الجامع لأبي عیسی(عالم الکتب , مکتبة النهضة العربیة – بیروت، الطبعة: الأولى، ۱۴۰۹ ھ ، ص ۳۳۔

٥ ۔ الذهبي ، محمد بن أحمد(المتوفى: ۵۷۴۸)، تاریخ الإسلام (دار الکتاب العربي، بیروت، الطبعة: الثانیة، ۱۴۱۳ ھ) ،۲۰/ ۴۶۲۔

٦۔ العلل الصغیر للترمذی (ص:۷۵۸)

۷۔ العلل الصغیر للترمذی (ص:۷۵۸)

۸۔ العلل الصغیر للترمذی (ص:۷۵۹)

۹۔ العلل الصغیر للترمذی (ص:۷۵۹)

۱۰۔ الألباني ، محمد ناصر الدین (م۱۴۲۰ ھ) ، صحیح الترمذي (۳ / ۷۴) المکتب الاسلامی، بیروت ،دمشق،عمان ، الطبعة :۱۔۱۹۸۸ء ۔

۱۱۔ الألباني ، محمد ناصر الدین (م۱۴۲۰ ھ) ، ضعیف سنن الترمذي ، المکتب الاسلامی، بیروت ،دمشق،عمان ، الطبعة : الأولى ، ۱۴۱۱ ھ - ۱۹۹۱ م ،(۱ / ۲)

۱۲۔ ضعیف سنن الترمذي (ص: ۱۴)

۱۳ ۔ ضعیف سنن الترمذي (ص: ۱۴)

١٤۔ ضعیف سنن الترمذي (ص: ۱۵)

۱۵۔ ضعیف سنن الترمذي (ص: ۱۵)

۱٦ ۔ ضعیف سنن الترمذي (ص: ۱۶)

۱۷۔ ضعیف سنن الترمذي (ص: ۱۶)

۱۸ ۔ ضعیف سنن الترمذي (ص: ۲۱)

۱۹۔ الالبانی،محمد ناصر الدین (م۱۴۲۰ ھ) ،غایة المرام فی تخریج أحادیث الحلال والحرام، المکتب الإسلامی بیروت ،الطبعة :۳، ۱۴۰۵ھ،ص۲۲۲، ح۳۹۰۔

۲۰۔ غایة المرام فی تخریج أحادیث الحلال والحرام ،ص۲۱۵، ح:۳۷۴۔

۲۱۔ سنن الترمذی , ۲/۲۱۱، ح:۳۶۳۶۔

۲۲۔ الالبانی،محمد ناصر الدین (م۱۴۲۰ ھ) ، مشکاة المصابیح ،باب صلاة العیدین ، المکتب الإسلامی بیروت الطبعة:۳، ۱۴۰۵ھ ، ۳/۳۲۳، ح: ۶۰۶۶ (۷)۔

۲۳۔ الالبانی،محمد ناصر الدین (م۱۴۲۰ ھ) ،صحیح وضعیف سنن الترمذی ، برنامج منظومة التحقیقات الحدیثیة - المجانی - من إنتاج مرکز نور الإسلام لأبحاث القرآن والسنة بالإسکندریة، ۸ /۲۰۳، ح ۳۷۰۳۔

۲٤۔ البخاری ، محمد بن إسماعیل (۵۲۵۶)، الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول الله صلى الله علیه وسلم وسننه وأیامه ، قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی،۳۸۹/۱،ح:۲۵۷۰۔

۲۵۔ سنن الترمذی , بَاب فِی فَضْلِ الْأَنْصَارِ وَقُرَیْشٍ ، ۲ /۲۲۸ ،ح:۳۸۴۱۔

۲٦۔ مشکاة المصابیح ،باب مناقب قریش وذکر القبائل ، ۳/ ۳۶۲،ح:۶۲۴۱ (۵۵)۔

۲۷۔ صحیح وضعیف سنن الترمذی ، ۴۰۶/۸،ح:۳۹۰۶

۲۸۔ الالبانی ، محمد ناصر الدین (م۱۴۲۰ ھ) ، (الإیمان لابن تیمیة)،المکتب الإسلامی بیروت ، الطبعة :۴، ۱ ۴۱۳ھ،۳۸/۱۔

۲۹۔ الالبانی،محمد ناصر الدین (م۱۴۲۰ ھ) ،صحیح و ضعیف الجامع الصغیر وزیادتہ ،المکتب الاسلامی، ۱۳۵۵/۱ ،ح:۱۳۵۵۰
۳۰۔ صحیح البخاری ، ۵۳۴/۱ ،ح:۳۵۰۰۔
۳۱۔ سنن الترمذی ، بَاب مَا جَاءَ فِی فَضْلِ الصَّوْمِ ، ۱۵۹/۱ ،ح:۶۹۵۔
۳۲۔ الالبانی،محمد ناصر الدین (م۱۴۲۰ ھ) ،صحیح وضعیف الجامع الصغیر ، برنامج منظومة التحقیقات الحدیثیة - المجانی - من إنتاج مرکز نور الإسلام لأبحاث القرآن والسنة بالإسکندریة، ۱۱۴/۱۱ ، ح:۴۶۶۷ ۔
۳۳۔ صحیح وضعیف سنن الترمذی ، ۲ /۲۶۴ ،ح: ۷۶۴۔
۳٤۔ صحیح البخاری ، ۲ /۱۱۱۶ ،ح: ۶۹۳۸۔
۳۵۔ صحیح البخاری ، ۱ / ۲۵۴،ح: ۱۷۶۱۔
۳٦۔ سنن الترمذی , بَاب مَا جَاءَ فِی الْوَصِیَّةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ ، ۱ /۱۹۲ ،ح: ۸۹۷۔
۳۷۔ صحیح وضعیف الجامع الصغیر ، ۱۱ /۳۷۷ ،ح: ۴۹۳۰۔
۳۸۔ صحیح وضعیف سنن الترمذی ، ۲ / ۴۷۵،ح: ۹۷۵۔
۳۹۔ صحیح البخاری ، ۲/ ۸۴۶،ح: ۵۲۳۶۔
٤۰۔ سنن الترمذی, بَاب مَا جَاءَ فِی فَضْلِ الْمُرَابِطِ ، ۱ /۲۹۶ ،ح: ۱۵۹۰۔
٤۱ ۔ مشکاۃ المصابیح, کتاب الجہاد ، ۲/ ۳۷۱،ح: ۳۸۳۱ (۴۴)۔
٤۲۔ صحیح وضعیف الجامع الصغیر ، ۳ /۳۵۴ ،ح: ۶۸۲۹۔
٤۳۔ الالبانی،محمد ناصر الدین (م۱۴۲۰ ھ) ،صحیح الترغیب والترہیب،الترغیب فی الرباط فی سبیل اللہ عز وجل- مکتبة المعارف الریاض ، الطبعة۵، ۳۳/۲ ، ح:۱۲۲۴ ۔
٤٤۔ صحیح وضعیف سنن الترمذی ، ۴ /۱۶۷ ،ح:۱۶۶۷ ۔
٤۵۔ صحیح البخاری ، ۱ /۴۰۵ ،ح:۲۶۷۸ ۔
٤٦۔ سنن الترمذی ، بَاب مَا جَاءَ أَنَّ صَلَاةَ اللَّیْلِ مَثْنَی مَثْنَی ، ۱ /۹۸ ،ح:۴۰۱ ۔
٤۷۔ صحیح وضعیف الجامع الصغیر ، ۱۷ / ۹۷،ح: ۷۹۵۰۔
٤۸۔ الالبانی ، محمد ناصر الدین (م۱۴۲۰ ھ) ، تحقیق (ریاض الصالحین)أبو زکریا محیی الدین یحیی بن شرف النووی (۶۷۶ھ)، باب سنة الجمعة ، المکتب الإسلامی بیروت ، ۱ /۴۲۸ ،ح: ۱۱۷۶۔
٤۹۔ صحیح وضعیف سنن الترمذی ، ۱ /۴۳۷ ،ح: ۴۳۷۔
۵۰۔ صحیح البخاری ، ۱ /۱۵۳ ،ح:۱۰۶۹ ۔
۵۱۔ سنن الترمذی , بَاب مَا جَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی أَکْلِ الثُّومِ مَطْبُوخًا ، ۲/ ۳،ح: ۱۷۳۲۔
۵۲۔ الالبانی،محمد ناصر الدین (م۱۴۲۰ ھ) ،سلسلة الأحادیث الضعیفة والموضوعة وأثرہا السیء فی الأمة ،دارالمعارف ، الریاض - المملکة العربیة السعودیة ، الطبعة : ۱ ، ۱۴۱۲ ھ،۱۰۲۹ ،ح: ۴۱۰۰۔
۵۳۔ صحیح وضعیف الجامع الصغیر ، ۲۰ /۲۶۴ ،ح:۹۶۹۲ ۔
۵٤۔ الالبانی،محمد ناصر الدین (م۱۴۲۰ ھ) ،السلسلة الصحیحة ، مکتبہ المعارف الریاض ، ۱۹۸۷ء، ۴ / ۵۴۳،ح: ۱۹۱۳۔
۵۵۔ صحیح وضعیف سنن الترمذی ، ۴ /۳۱۰ ،ح:۱۸۱۰ ۔
۵٦۔ صحیح البخاری ، ۱ /۱۱۸ ،ح:۸۰۸ ۔
۵۷۔ سنن الترمذی ,بَاب مَنَاقِبِ أَبِی بَکْرٍ الصِّدِّیقِ رَضِیَ اللَّہُ عَنْہُ ، ۲ /۲۰۷ ،ح: ۳۵۹۴۔
۵۸۔ مشکاۃ المصابیح ، ۳ /۱۶۹۹،ح:۶۰۲۶ (۸)۔
۵۹۔ صحیح وضعیف سنن الترمذی ، ۴/ ۳۱۰،ح: ۱۸۱۰۔
٦۰۔ صحیح البخاری، ۱/ ۱۷۰،ح:۸۵۵ ۔

محبت کرنے میں احتیاط

قَالَ رَسُولُ اللّٰہ ﷺ

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

(رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی (قیامت کے دن) اسی کے ساتھ ہو گا جس سے اس نے (دنیا میں) محبت کی)

(الجامع الصحیح للبخاری: ۶۱۶۸)